REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. GDP.-6.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۸　شمارہ ۴۶

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۰ ہجری　۱۶ نبوت ۱۳۶۸ ہش　۱۶ نومبر ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔ حضور پُر نور مہمات دینیہ سر کرنے کے لئے دن رات مصروف ہیں۔

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور معجزانہ کامیابیوں کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

○

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے تحت اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

یہ چونکہ صد سالہ جشن تشکر کا سال ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہو کر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے

سرسبزی اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک دُنیا سے کٹ کر خدا سے تعلق نہ قائم کر لے

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خُدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں۔ اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی وہ کسی کام نہیں آ سکتے۔ اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگر وہ اِن دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا، تو اُسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چُور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

اِسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مُریدی .... کا مدّعی سچا مدّعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچّی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خُوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں، موت کس وقت آ جاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو۔ اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے۔ اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا ـــــ انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے۔ یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جائیں۔ اُس وقت اِنسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے۔ اور اسی مقام پر انسان اُولو الالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ، مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے نبیؐ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۴۱۶)

"اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد (بیعت اور حضور اقدس کی اطاعت) ہمارے کسی فیصلے پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے۔ بلکہ ابھی اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دُنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان مجاہدوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پار کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ جب تک وہ دُنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا اس کو سرسبزی اور شادابی محال ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۵۵۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ر نبوت ۱۳۶۸ ہش!

سعودی گزٹ کا تعاقب

روزنامہ "نوائے وقت" پاکستان رقمطراز ہے :-

" سعودی گزٹ نے اطلاع دی ہے کہ قادیانیوں کے خیال میں جنرل ضیاء الحق کی موت اُن کے حق میں ایک خدائی نشان ہے ۔ اخبار لکھتا ہے کہ حادثہ بہاولپور کے تیسرے ہی دن قادیانی فرقے کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ دُشمن کی موت پر خوش نہیں ہونا چاہیئے ۔ لیکن کچھ اموات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پیچھے "خدائی ہاتھ" ہوتا ہے ۔ اس لئے وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ دُنیا بھر میں قادیانیوں کو جنرل ضیاء الحق کی موت سے خوشی ہوئی ہے ۔

مرزا طاہر احمد کو صدر ضیاء کی موت پر خوش ہونے کا پورا پورا حق ہے ۔ اور ہم اُن کے اس حق سے انکار نہیں کرتے ۔ لیکن ہمیں اُن کا یہ دعویٰ معقول نظر نہیں آتا کہ صدر ضیاء کی موت قادیانی جماعت کے حق میں ایک خدائی نشان ہے ۔ کیونکہ اس طرح تو صدر ضیاء کا ہر مخالف ، اسے اپنے حق میں خدائی نشان قرار دے سکتا ہے ۔ سب سے پہلے تو راجیو گاندھی کہے گا کہ ہمارا موقف مبنی بر حق تھا اس لئے بھگوان نے صدر ضیاء کو اُٹھا لیا ۔ پھر ڈاکٹر نجیب اللہ بغلیں بجائے گا کہ دیکھو اللہ نے اس طرح ہماری تائید کی ہے حتیٰ کہ خدا کے وجود کا منکر روس بھی کہے گا کہ ضیاء کی موت ہمارے حق میں تائیدی نشان ہے ۔ مرنا سب نے ہوتا ہے ۔ اس لئے کسی کی موت کو اپنے مبنی برحق ہونے کا نشان سمجھنا زیادتی ہے ۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" ۷ر جولائی ۱۹۸۹ء)

ہمارا جواب!

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن ہونے کی وجہ سے سعودی عربیہ کا جو احترام ہر احمدی کے رگ و پے میں رچ بس گیا ہے ۔ اس پر جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر شاہدِ ناطق ہے ۔ لہذا اس احترام کو ملحوظ رکھ کر "نوائے وقت" اور "سعودی گزٹ" کی یہ غلط فہمیاں بڑے پیار سے ہم دُور کرنا چاہتے ہیں ۔

اوّل حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی طرف جو عبارت منسوب کی گئی ہے وہ سراسر محرّف و مبدّل کر کے پیش کی گئی ہے ۔ حضور انور نے ضیاء الحق کی موت کے بعد تیسرے دن جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اس کے متعلقہ الفاظ یہ ہیں :-

"کسی کی موت پر کسی کے غم پر خوشی نہیں کرنی چاہیئے ۔ لیکن اس کے باوجود بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ بعض خوشیوں کا موت سے تعلق بن جاتا ہے ۔ فی ذاتہٖ موت خوشی کا باعث نہیں ہوتی بلکہ اس کے پیچھے کوئی حکمت کارفرما ہوتی ہے ۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو خوب کھول کر بیان کرتے ہوئے فرمایا :-

وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ (روم)

کہ آج کے دن مومن بہت خوش ہیں ۔ اس لئے نہیں کہ کسی کو شکست ہوئی ہے یا کوئی مارا گیا ۔ بِنَصْرِ اللّٰهِ اس لئے کہ خدا کی نصرت اُن کی مدد کو آئی ہے ..... خدا تعالیٰ نے حال ہی میں دو نشان دکھائے ہیں ۔ ایک دُشمن کی زندگی کا (اسلم قریشی کی بازیابی ۔ ناقل) اور ایک دُشمن (ضیاء الحق) کی موت کا ۔ جب ہم نے خدا کی طرف سے دُشمن کی زندگی کا نشان دیکھا تب بھی ہم خوش ہوئے ۔ اور جب ہم نے اپنے مولیٰ کی طرف سے دُشمن کی موت کا نشان دیکھا تب بھی ہم خوش ہوئے ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نشان پر خوش ہیں کسی کی موت اور زندگی سے ہماری خوشیوں کا کوئی تعلق نہیں ۔"

(بدر ۱۰ر نومبر ۱۹۸۸ء)

اس سے ظاہر ہے کہ اصل عبارت کو محرّف و مبدّل کر کے سعودی گزٹ نے مفہوم کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے ۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ الفاظ کو محرّف و مبدّل کرنا یہود کا مذموم پیشہ تھا ۔ سعودی گزٹ کو زیب نہیں دیتا کہ وہ احمدیت کی مخالفت میں اپنے بلند مقام سے نیچے اُتر آئے ۔

تمنا مجھ کو دل کی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ گزری
مرا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہو گیا کانٹوں پہ چلنے کا!

دوم سعودی گزٹ کی ہمالیہ سے بھی بڑی غلطی یہ ہے کہ اس نے اس چیلنج مباہلہ کا ذکر ہی اپنی تحریر میں نہیں کیا جو حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے عالمگیر جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی میں تمام مکذّبین کا سرغنہ ضیاء الحق کو قرار دیتے ہوئے ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو دیا تھا ۔ اور حضور نے ضیاء الحق کو ائمۃ المکذّبین کا امام قرار دیتے ہوئے بتایا تھا کہ اس کا ظلم و ستم میں جاری رہنا ہی مباہلہ قبول کرنے کے مترادف ہے ۔ حضور انور نے حدیثِ نبوی کے مطابق مباہلہ کی میعاد بھی ایک سال تحریر فرمادی تھی اس کے مطابق دو ماہ ایک ہفتہ گزرنے پر ٹھیک ۱۷ر اگست ۱۹۸۸ء کو ضیاء الحق عبرتناک طور پر ہلاک ہو گیا ۔ اور اس طرح یہ ایک ایسا عظیم الشان نشان صداقتِ احمدیت کا ظاہر ہوا ہے جو قیامت تک بڑی عظمت سے یاد کیا جائے گا ۔ پس سعودی گزٹ نے "چیلنج مباہلہ" کے الفاظ کو اپنی تحریر سے حذف کر کے جو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے وہ اُن کے بلند مقام کے سراسر منافی ہے ؎

خشک شاخوں پر پرندوں کی نمائش مت کرو
بے وجہ اپنی خزاؤں کو نہ رُسوا کیجئے

سوم سعودی گزٹ کا یہ مفروضہ نہایت مضحکہ خیز ہے جو مسٹر راجیو گاندھی ، نجیب اللہ اور خدا کے وجود کے منکر روس کے نام لے کر پیش کیا گیا ہے ۔ کیونکہ ان سب نے تو اپنی صداقت کے لئے ضیاء الحق کی ہلاکت کو پیش ہی نہیں کیا ۔ اور نہ کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے ضیاء الحق کو کوئی مباہلہ کا چیلنج نہیں دیا تھا ۔ پھر یہ لوگ تو بڑی بڑی حکومتوں کے سربراہ ہیں ، ضیاء الحق کی زندگی یا موت کا ان پر کیا اثر ہو سکتا ہے ۔۔۔!؟ البتہ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو جو اسی طرح ضیاء الحق کے گیارہ سالہ ظالمانہ دَور میں محکوم تھیں جس طرح پاکستان کی جماعتِ احمدیہ ان کی محکوم تھی ۔ اور بلاشبہ محترمہ بے نظیر بھٹو ، اُن کے خاندان پر اور ان کی پارٹی پر ضیاء الحق نے بڑے مظالم ڈھائے تھے ۔ ان کے باپ کو پھانسی پر چڑھا کر مار دیا ۔ اُن کا کچھ ذکر سعودی گزٹ میں نہیں کیا گیا ۔ شاید اس لئے کہ آج بھی بے نظیر صاحبہ تقریباً ہر روز ضیاء الحق کے گیارہ سالہ دَور کی ٹی ۔ وی اور ریڈیو پر مذمت کرتی ہیں ۔ لیکن وہ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتیں کہ ضیاء الحق کی موت ان کے لئے نشان ہے ۔ کیونکہ انہوں نے بھی جماعتِ احمدیہ کی طرح ضیاء الحق کو قبل از وقت مباہلہ کا چیلنج نہیں دیا تھا ۔ پس سعودی گزٹ کو قرآن کریم کی آیتِ مباہلہ کا احترام کرنا ہی چاہیئے ۔ کیونکہ قرآن کریم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سعودی عربیہ میں ہی نازل ہوا تھا ۔ آپ چاہے کس قدر جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کریں ۔ ایک احمدی تو یادوں کی اس مہک کو بھول نہیں سکتا ؎

سارے ماحول میں خوشبو ہے تیری یادوں کی
ہم نے غم خانہ کو پھولوں سے سجا رکھا ہے

چہارم آپ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ فرعونِ مصر جو بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر انسانیت سوز مظالم ڈھاتا رہا وہ غرق ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی صداقت کا نشان ٹھہرا یا نہیں ؟ حالانکہ روزانہ لوگ سمندروں اور دریاؤں میں غرق ہوتے ہیں مگر وہ کسی کے لئے نشان قرار نہیں پاتے ۔ اسی طرح اکثر جنگیں ہوتی ہیں ۔ بڑے بڑے لیڈر مارے بھی جاتے ہیں مگر وہ کسی کے لئے نشان نہیں قرار پاتے ۔ لیکن ابوجہل اور اُن کے جرنیل جو جنگِ "بدر" میں ہلاک ہوئے تھے اس دن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوم الفرقان قرار دیا ہے یعنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے نشان کا دن ۔ پس بعض مواقع ایسے ضرور آتے ہیں کہ نشان کا تعلق کسی ظالم کی موت سے ہو جاتا ہے ۔ لہذا بے شک ہوائی حادثات میں لوگ آئے دن ہلاک ہوتے ہیں ۔ وہ کسی صداقت کا نشان نہیں ہوتے ۔ لیکن ضیاء الحق نے جو جماعتِ احمدیہ پر مظالم ڈھائے ۔ اس کے بعد ان کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا اور وہ میعاد کے اندر ہلاک ہو کر احمدیت کی صداقت کا نشان ثابت ہوا ۔

آیاتِ نبوعاہ آخر میں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ قرآن کریم کی آیتِ مباہلہ میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے الفاظ آئے ہیں ۔ لہذا کسی پر یہ لعنت اس کی ہلاکت کی صورت میں پڑتی ہے ۔ کسی پر اسلم قریشی کی طرح اچانک زندہ ثابت ہونے کی صورت میں پڑتی ہے ۔ اور کسی پر کھلے کھلے طور پر جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں پڑتی ہے جیسے مولانا منظور چنیوٹی پر ۔ اور کسی کے عقائد باطل ثابت ہونے کی صورت میں پڑتی ہے ۔ جیسے نجران کے عیسائی چیلنج مباہلہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد اسلام میں داخل ہو گئے تھے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

بہر حال آیتِ مباہلہ کے نتیجہ میں ضیاء الحق کی ہلاکت صداقتِ احمدیت کا ایسا نشان ظاہر ہوا ہے جس کی عظمت ہمیشہ قائم رہے گی ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے (دُرِّثمین)

(عبد الحئی فضل)

خطبہ جمعۃ المبارک

جب سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے متعلق قوم نے بالعموم یہ رویہ اختیار کیا ہے اور جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تمسخر اور تضحیک میں یہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں

اس وقت سے ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے... اس وقت پاکستان کا کوئی حصہ نہیں جسے آپ مامون کہہ سکیں... پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا ہمیں وہ نشان دکھائے جو دلوں کے

غلبے کا نشان ہے اور ہماری اس قوم کو ایمان لانے والوں میں شامل کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ راخاء (اکتوبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (آل عمران : ۱۸۷)

کی تلاوت کی اور فرمایا کہ

پاکستان سے مسلسل جو اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے دشمنوں نے اپنی ایذا رسانی کی مہم بہت زیادہ تیز کر دی ہے اور کثرت سے مختلف جگہوں سے جو خطوط ملتے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ حد سے زیادہ بدکلامی اور بدزبانی کے ذریعے جماعت احمدیہ کے صبر کو آزمایا جا رہا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ جس سے وہ سمجھتے ہیں کہ احمدی نوجوان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے کوئی ایسی جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ان کو یہ بہانہ ہاتھ آ جائے کہ گویا تشدد میں احمدیوں نے پہل کی ہے۔ اس کے بہت سے ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت احمدیہ کو خصوصاً پاکستان میں پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب اس قسم کے حالات پیدا ہوئے تو آپ نے نصیحت فرماتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ دیکھو تمہاری بے صبری سے کہیں باقی قوم بھی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے اس لئے تمہارا انفرادی صبر در اصل ساری قوم کی ... صبر کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے بعض مقامات پر جماعت کے حالات نسبتاً طاقت کے ... اور وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے غیور اور طاقتور احمدی نوجوان موجود ہیں کہ جب چاہیں وہ اپنے جذبات کو غالب آنے دیں اور یہ فیصلہ کر لیں کہ اب اس کے بعد ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مزید ہتک برداشت نہیں کریں گے ان کے اختیار میں ہے اور ان کا ان علاقوں میں رعب بھی ہے، جب چاہیں وہ اپنے ذاتی بدلے اپنے مختصر دائرے میں لے سکتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً اسی امکان کو پیش نظر یا احتمال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ جب بھی تم اپنے جذبات سے مغلوب ہوتے ہو تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تمہارے اور بھی بھائی بہن اور قوم کے دوسرے ایسے افراد ہیں جو کمزور ہیں اور ان کی ذمہ داری تم پر عائد ہو گی۔ اس لئے جہاں تک صبر کا تعلق ہے

جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر صبر کا دامن تھام لینا چاہیئے

اور جس طرح قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے کہ مؤمن جب ہدایت پاتے ہیں تو ایک مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈال لیتے ہیں جس کے لئے ٹوٹنا مقدر نہیں۔ پس صبر کے ساتھ بھی ایسا ہی تعلق قائم کریں اور کسی قیمت پر اور کسی بدخلقی کے حد سے بڑھنے کے نتیجے میں بھی آپ اپنے صبر کو زخمی نہ ہونے دیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ بعض جگہ جماعت کے نوجوان بے چینی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اتنی دیر ہو گئی۔ یہ لوگ بدکلامی میں حد سے بڑھتے جا رہے ہیں اور ظلم پر ظلم توڑتے ہیں اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخیاں کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ دیکھو! ہم سچے ہیں۔ ہم نے سب کچھ کر لیا جو تمہارے خلاف کیا جا سکتا ہے اور تمہارے مدد کو تمہارا کوئی خدا نہیں آیا ہے۔ یہ دلیل دے کر وہ ان کے دلوں پر اور زیادہ چرکے لگاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ پاکستان کو غیر معمولی استقامت عطا فرمائی گئی ہے اور جماعت کی تاریخ

ہیں کم ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں اس طرح وسیع پھیلے ہوئے علاقے میں لکھوکھہا خدا کے بندوں کو اس طرح مستقل مزاجی کے ساتھ صبر اور استقامت کی توفیق ملی ہو۔ یہ خدا کا غیر معمولی فضل ہے لیکن اس کے باوجود کچھ کمزور طبیعتیں ہوتی ہیں۔ کچھ ایسے مزاج ہوتے ہیں جو وساوس کا شکار ہو جایا کرتے ہیں۔ پس ایسے ہی بعض لوگ مجھے خطوں میں یہ باتیں لکھتے ہیں کہ ہم کیا کریں اور اس کا کیا جواب دیں۔ ہمارا دل شدید بے چین ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ایک تو ظلم کرتے ہیں، اس کے اوپر پھر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ہم مباہلہ جیت گئے ہیں۔ دیکھو کیونکہ ہم گند بک رہے ہیں اور اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ ہمیں کوئی سزا نہیں دے رہا اس کا اصل جواب تو اس تاریخ میں مضمر ہے جو قرآن کریم نے ہمارے لئے محفوظ فرمائی ہے اور بکثرت گزشتہ انبیاء کی تاریخ کو دہراتے ہوئے خدا تعالیٰ بار بار ایسی قوموں کے حالات کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے جنہوں نے بعینہٖ یہی رویّہ اختیار کیا جو آج جماعت احمدیہ کے مخالف اختیار کر رہے ہیں اور اسی قسم کے انہوں نے بلند بانگ دعاوی بھی کئے کہ دیکھو ہم خدا کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ تم پر ظلم پر ظلم توڑتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے باوجود تم مغلوب ہو اور ہم غالب ہیں۔ اس قسم کی تاریخ آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے تک کے واقعات کی قرآن کریم نے محفوظ فرمائی اور مومنوں کو بارہا اس کی طرف متوجہ کیا۔ اس تاریخ میں بنیادی طور پر جو سبق دیا گیا ہے وہ تو صبر کا ہی ہے لیکن اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرزِ عمل اور خدا تعالیٰ کی سنت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس دور میں اسے سمجھنا بہت ہی ضروری ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ دماغ بہک جائیں اور غلط نتیجے پیدا کریں۔

جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے۔ یہ آلِ عمران کی ۱۸۷ آیت ہے اس میں مومنوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ـــــ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ۔ تم ضرور آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں کے نقصان کے ذریعے بھی اور جانوں کے نقصان کے ذریعے بھی اور صرف اسی پر دشمن بس نہیں کرے گا، تمہارے مال لوٹے گا، تمہارے اموال کو جلائے گا۔ یا نقصان پہنچائے گا اور تمہاری جانیں تلف کرے گا اور اس کے بعد ـــ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ـــ ضرور تمہیں بڑی شدت کے ساتھ ان لوگوں کی طرف سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں کی طرف سے جو درحقیقت مشرک ہو چکے ہیں، شدید تکلیفیں پہنچائی جائیں گی۔ زبان کے ذریعے لَتَسْمَعُنَّ کا مطلب ہے تم سنو گے ان سے تکلیفیں۔ تم ان کی طرف سے نہایت تکلیف دہ اور دل آزار باتیں سنو گے ـــ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ـــ ہماری نصیحت یہ ہے کہ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ بہت ہی عظیم خوش نصیبوں میں سے ایک خوش نصیبی ہے۔ یہاں امور کا معنی باتیں نہیں بلکہ غیر معمولی نصیب ہے تو یہ بات ہر ایک کے مقدر میں نہیں

یہ غیر معمولی عظیم مقدّر رکھنے والے لوگوں کو توفیق ملتی ہے

کہ وہ پہلے اپنے اموال لٹائیں، پھر جانوں کا نقصان دیکھیں، پھر اس کے اوپر ان شیخی بھگارنے والے بدتمیز لوگوں سے نہایت ہی دل آزار باتیں سنیں اور اس کے باوجود صبر کریں۔ اس آیت کی طرف خصوصیت سے میری توجہ اس لئے مبذول ہوئی ہے کہ آج ہی چک سکندر کے ایک مظلوم کی طرف سے مجھے خط ملا جس میں یہی باتیں بیان ہوئی تھیں اور اس نے لکھا کہ ہمارے سامنے ہمارے اموال لوٹے گئے، ہمارے گھر جلائے گئے، ہمارے مویشی ہلاک کئے گئے اور ہماری جانیں تلف کی گئیں اور اس کے بعد اب مسلسل وہاں اتنا گند اچھالا جا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اتنی گستاخی کی جا رہی ہے کہ دل پھٹتا ہے اور طبیعت میں حوصلہ نہیں رہتا، ہمت نہیں رہتی کہ ان باتوں کو برداشت کرے اور اس ضمن میں انہوں نے لکھا کہ عجیب ہے نبوت کی تاریخ کا ہمیں علم ہے اس سے پہلے کبھی کسی قوم کے ساتھ ایسی زیادتی نہیں کی گئی اور اس سے پہلے کبھی انبیاء کی ایسی بے عزتی اور گستاخی نہیں کی گئی اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت انسان اپنے محدود دائرے میں رہتے ہوئے اپنی دنیا کو باقی سب دنیا پر غالب سمجھ لیا کرتا ہے۔ اپنی کائنات کو ساری کائنات سمجھ لیتا ہے۔ اس لئے لکھنے والے کی نہ تو تاریخ پر نظر ہے، نہ قرآن کریم کی ان آیات پر نگاہ ہے جس میں انبیاء کی ایسی تاریخ کے حوالے دیئے گئے ہیں اور نہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ دشمنوں نے جو سلوک کیا اس پر تفصیلی نگاہ ہے۔ اسی قسم کا ایک سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بھی کیا گیا تھا۔ مکہ کے تیرہ[13] سال جو انتہائی اذیت کے سال تھے اور قوم نے گستاخی کی حد کر دی تھی اور درحقیقت تمام حدیں پھلانگ گئی تھی۔ ایسے موقعہ پر حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ایک صحابی جو بڑے غیور تھے اور اسلام لانے سے پہلے بے حد معزز تھے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب تو معاملہ حدِ برداشت سے باہر ہو چکا ہے۔ ہم لوگ جو اسلام سے پہلے معزز تھے، ہمیں انتہائی ذلیل کیا جا چکا ہے۔ ہم جو یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی میلی آنکھ سے ہماری طرف دیکھے اب ہم ہر قسم کے ظلم اور سفاکی کو برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس پر مسلسل ہماری تخفیف کی جا رہی ہے۔ ہمیں بے عزت کیا جا رہا ہے۔ ہمیں رسوا کیا جا رہا ہے۔ آخر کب تک ہم ان باتوں کو برداشت کرتے چلے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جواب دیا کہ دیکھو! تم میرے غلام ہو۔ تم سے پہلے ایسی قومیں تھیں جنہوں نے اپنے انبیاء اور ان کے ماننے والوں سے ایسا ظالمانہ سلوک کیا کہ ابھی تم نے وہ باتیں نہیں دیکھیں۔ اور وہ سلوک یہ تھا کہ لوہے کے آنکڑوں سے اُن کی چمڑیاں ادھیڑی گئیں۔ ان کی کھالیں ادھیڑی گئیں اور

ان کے سروں کو آروں کیساتھ چیرتے ہوئے دونیم کر دیا گیا

لیکن ان لوگوں نے خدا کی خاطر صبر کیا اور اُف نہیں کی۔ کیا تم [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہو اس صبر کا نمونہ نہیں دکھا سکتے [illegible] نہیں لیکن تاریخ میں اسی مضمون کا واقعہ ہمیشہ کے لئے [illegible] میں ثبت ہو چکا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم [illegible] نصیحت کا ایسا گہرا اثر ان کے دل پر پڑا کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر کبھی میرے دل میں اُف کا خیال تک نہیں آیا۔ پس ہم بھی تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی ہی میں اس دردناک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں بھی وہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو زیبا ہے جو زیب دیتا ہے اُن کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام کہلانے کی خاطر یہ سارے دکھ برداشت کر رہے ہیں۔

پس قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ تم سے پہلے بھی ایسا ہوا ہے اور تم سے بھی ایسا ہی ہو گا۔ وہ لوگ جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی، وہ لازماً تمہیں دکھ پہنچائیں گے اور کسی بات پر ٹھہر ہی نہیں گے نہیں۔ ہر ظلم کے بعد ایک اور ظلم کی راہ تلاش کرنے چلے جائیں گے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جو سلوک مکے کی گلیوں میں ہوا کرتا تھا، اس کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ الانبیاء کی سینتیسویں[37] آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) جب یہ لوگ جن لوگوں نے کفر کیا ہے، تجھے دیکھتے ہیں تو سوائے اس کے کہ تجھ سے ٹھٹھا کریں اور تجھے مذاق کا نشانہ بنائیں اور کچھ نہیں کرتے۔ أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ۔ یہ وہ شخص ہے؟ دیکھو ذرا۔ اس کی حالت تو دیکھو۔ یہ تمہارے معبودوں کے متعلق باتیں کرتا ہے۔ کیسا تحقیر کا حملہ ہے؟ کس قدر شدت کے ساتھ تذلیل کی جارہی ہے؟ اور اذا رآک کے مضمون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ روزمرہ کا یہ دستور تھا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مکے کی جس گلی میں سے گزرتے تھے، آپ سے یہی سلوک ہوا کرتا تھا۔ اور تیرہ ۱۳ سال تک مسلسل یہ سلوک ہوتا رہا ہے۔ آپ نے تو اُف نہیں کی۔ آپ نے تو خدا سے شکوہ نہیں کیا۔ خدا نے اس تذلیل کو دیکھتے ہوئے ان لوگوں پر تو بجلی نہیں گرائی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بجلیاں گرایا کرتے تھے جن کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا۔ اس لئے آج اس سے مختلف سلوک خدا کا آپ نہیں دیکھیں گے۔ وہ سلوک ہوگا جو اس سے پہلے خدا قوموں سے کرتا چلا آیا ہے اور اگر آپ کی آنکھیں کھلی ہوں تو

آپ وہ سلوک دیکھ سکتے ہیں کہ ہو رہا ہے

اور ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ قوم کی آنکھیں کھلیں یا یہ قوم زندہ رکھنے کے لائق نہ سمجھی جائے۔

پھر قرآن کریم ایک عمومی مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ (سورۃ الحجر: ۱۲-۱۳) کہ ان کے پاس کبھی کوئی رسول نہیں آیا یا نہیں آتا۔ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ مگر یہ بدبخت ہمیشہ اس سے تمسخر ہی کیا کرتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اگر تمسخر کرتے ہیں تو خدا کے ہر پاک بندے کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا ہے اور یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نہ کہ جھوٹا ہونے کی نشانی۔

وہ لوگ جو گند اچھالنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے جا ملتے ہیں جو تاریخ میں انبیاء کے مقابل پر کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ اس گروہ میں جا کے شامل ہو جاتے ہیں اور انبیاء کا گروہ آپ کو ہمیشہ وہی دکھائی دے گا جو مظلوم ہے جس کے خلاف زبانیں دراز کی جا رہی ہیں گند اچھالے جارہے ہیں۔ ہر قسم کی بکواس کی جارہی ہے۔ ہر قسم کی ذلت اور رسوائی ان پر تھوپی جارہی ہے اور ایک طرفہ یہ مضمون چلتا چلا جاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے خدا اپنے انبیاء کی غیرت کے معاملے میں بے حس ہو چکا ہے لیکن خدا بے حس نہیں ہوا کرتا۔ خدا کا جواب ہمیشہ بالآخر ان لوگوں پہ غالب آیا کرتا ہے اور یہ قومیں خود ہمیشہ کے لئے تاریخ میں تمسخر کا نشانہ بن جایا کرتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ جو معاملہ ہوگا اس میں ان کی بازی الٹ دی جائے گی۔ اس وقت مومن ان کو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح یہ دنیا میں مومنوں کو دیکھا کرتے تھے اور فرمایا دنیا میں ان کا کیا حال تھا۔ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ (سورۃ المطففین: آیت ۳۰) صرف انبیاء سے ہی نہیں بلکہ ہر اس شخص سے یہ مذاق کیا کرتے تھے جو ایمان لے آیا۔ پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہم میں نہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والوں کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے جو سلوک

انبیاء کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہاں قرآن کریم نے مومنوں کا ذکر بطور خاص فرمایا ہے، انبیاء کا نہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا یقیناً وہ لوگ جو مجرم ہوئے۔ كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ وہ ہمیشہ ایمان لانے والوں سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ۔ جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آنکھیں مٹکاتے تھے اور آنکھیں مارتے تھے (جس کو کہتے ہیں) اور ایک دوسرے کو اشارے کیا کرتے تھے کہ دیکھو جی یہ مرزائی۔ یہ قادیانی۔ یہ بدبخت لوگ۔ کیا ان کا حال آج ہو گیا ہے۔ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ۔ اور جب وہ گھروں کو لوٹتے تھے تو گھروں میں لوٹ کر یہ باتیں کیا کرتے تھے۔ بڑی بڑی باتیں کرتے تھے۔ بڑے بڑے مذاق اڑاتے تھے کہ آج ہم نے رستے میں چلتا ہوا ایک شخص دیکھا ہے۔ اس طرح مفلوک الحال جیسے کوئی بے یارو مددگار اور ہم اس کے اوپر باتیں بناتے رہے اور اس کو کوئی اختیار نہیں تھا کہ وہ جواباً ہمارے متعلق کوئی زبان کھول سکتا۔ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ۔ (سورۃ المطففین: آیات ۳۰ تا ۳۳) اور یہ باتیں کر کے ان باتوں کو اپنی صداقت کا نشان بتاتے ہیں اور یہ بتایا کرتے تھے کہ دیکھو تو ہم نے یہ سب کچھ کیا ہم سچے اور یہ جھوٹے نکلے۔ یہ گمراہ لوگ ہیں۔ جن کے خلاف ہم یہ یہ زیادتیاں کر رہے ہیں اور ان کی کچھ پیش نہیں جارہی۔ آج پاکستان میں صداقت کا یہی نشان یہ لوگ پیش کر رہے ہیں جو کل قیامت کے دن ان کے کذب اور ذلت کا نشان بنا کے ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ لیکن قیامت کس نے دیکھی ہے۔ یہ جن اور منکر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا اس دنیا میں بھی تو خدا ہمیں کچھ دکھائے۔ میں ان کو بتاتا ہوں کہ اس دنیا میں بھی خدا ان کو دکھاتا ہے اور ہمیشہ دکھاتا چلا آیا ہے صرف ان کی آنکھیں کھلنی چاہئیں اور ہوش کی اور بصیرت کی آنکھوں سے اگر وہ دیکھیں تو خدا تعالیٰ کے سزا جزا کا قانون مستقل جاری و ساری رہتا ہے اور خدا کی تقدیر ہر وقت عمل میں متحرک رہتی ہے۔

جب سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے متعلق قوم نے بالعموم یہ رویہ اختیار کیا ہے اور جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف تمسخر اور تضحیک میں یہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں، اس وقت سے ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جنہوں نے احمدیوں کے امن لوٹے ان کے اپنے گھروں کے امن اٹھ چکے ہیں۔ جنہوں نے احمدیوں کی جانوں سے کھیلنا جائز سمجھا، روزمرہ ان کی جانوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ جنہوں نے احمدی عورتوں کی چادر اتارنے کی کوشش کی ان کی اپنی عورتوں کی چادریں اتاری جارہی ہیں۔

اس وقت پاکستان کا کوئی علاقہ نہیں جسے آپ امن کہہ سکیں

ہر جگہ سے امن اٹھ گیا ہے اور اٹھتا چلا جا رہا ہے۔ بچے اغواء ہو رہے ہیں۔ عورتوں کی عزتیں لوٹی جارہی ہیں۔ ہر قسم کے جرائم آزاد ہو چکے ہیں اور حکومت جانتے ہوئے اور دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو بے دست و پا پاتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر حملے کئے۔ انہوں نے یہ بات پیش نظر نہیں رکھی کہ یہ لوگ شعائر اللہ ہو سکتے ہیں یعنی خدا کے بھیجے ہوئے وہ بندے شعائر سے تعلق رکھتے ہیں جو اللہ کے شعائر ہیں اور ان کے مقابل پر دنیا نے کئی شعائر بنا رکھے ہوتے ہیں۔ خدا کے شعائر دنیا کو دکھائی دیں یا نہ دیں اور ان کی بے حرمتی میں وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں اور بیباک ہو

جاتے ہیں مگر کلیۃً ان کے شعائر پر بھی ان کے سامنے حملہ کیا جاتا ہے اور وہ اسی طرح بے بس ہوتے ہیں۔ آج پاکستان میں یہ بات بھی ہو رہی ہے کوئی چیز جو پاکستان کی نظر میں شعائر سے تعلق رکھتی ہے، آج پاکستان میں محفوظ نہیں رہی کسی عورت کی حرمت محفوظ نہیں* پاکستان کے جھنڈے کی عزت محفوظ نہیں۔ اوّل سے لے کے آخر تک ایک ایسی خوفناک حالت ہے جس طرح ان قوموں کے نشان ہوا کرتے ہیں جو مٹنے کے کنارے پر پہنچے ہوئے ہوں لیکن یہ ہمارے لئے اطمینان کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے لئے بے چینی کا موجب ہونا چاہیئے۔

یہ باتیں میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اس قوم کے لئے دعائیں کریں۔ یہ بات سمجھنے کے بعد کہ خدا تعالیٰ آپ کے حال سے غافل نہیں ہے۔ یہ بات سمجھ لینے کے بعد کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آچکی ہے اور روز بروز وہ تقدیر اپنے غلبے کی طرف بڑھ رہی ہے اور بالآخر خدا کا یہ قانون لازماً جاری ہوگا کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۔ (سورۃ المجادلہ: آیت ۲۲) کہ خدا نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا کی طاقتیں ہمیں مغلوب کر دیں۔ پس جب میں نے کہا کہ خدا کی تقدیر غلبے کی طرف بڑھ رہی ہے تو مراد میری اسی آیت کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ خدا کی تقدیر ہمیشہ غلبے کی طرف بڑھا کرتی ہے لیکن اس کے غلبے کی طرف بڑھنے کے دو معانی ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ قوم بالآخر اس پیغام سے مغلوب ہو جاتی ہے، اس کو سمجھ لیتی ہے، اس کی عزت اور توقیر کرتی ہے۔ اور اپنے پچھلے عمل پر پچھتاتی اور پشیمان ہوتی ہے اور بالآخر حق کو قبول کر لیتی ہے ایک غلبہ کا یہ معنی ہے اور ایک غلبہ کا یہ معنی ہے کہ وہ قوم دن بدن خدا کی تقدیر کے نیچے پستی چلی جاتی ہے اور اس دوران اگر وہ پھر بھی عقل اور ہوش کے ناخن نہ لے تو صفحۂ ہستی سے مٹا دی جاتی ہے۔

ان دو غلبوں کے سوا ہمیں مذہب کی تاریخ میں اور کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی

تمام انبیائے گذشتہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں، دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہی ہے۔ یا اُن قوموں کے تکبر ہٹ گئے اور انہوں نے عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا یا ان قوموں کے وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے اور پھر ان کا نام و نشان صرف تاریخ کے صفحات میں ملتا ہے اور وہ بھی حسرت کے ساتھ۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا، یَا حَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۔ دیکھو ان بندوں پر کیسی حسرت ہے۔ اگر وہ قومیں غالب آئیں تو وہاں حسرت کا مضمون اطلاق نہیں پا سکتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ یہ استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوتے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ و زاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں اور یا پھر خود ان کی عظمتیں مٹا دی جاتی ہیں۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا ہمیں وہ نشان دکھائے جو دلوں کے غلبے کا نشان ہے اور ہماری اس قوم کو ایمان لانے والوں میں شامل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً اسی زمانے کے متعلق، میرا تو یہی یقین ہے کہ اسی زمانے کے متعلق فرمایا ہے، خدا کرے کہ یہ بات ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ لیں کہ

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوش ترم

کہ میری اس قوم نے آج میرے مقام کو نہیں پہچانا اور ظلم اور تعدی میں حد سے بڑھ چکی ہے لیکن ایک دن آنے والا ہے کہ میرے خوش تر وقت کو حسرت سے یاد کیا کرے گی کہ کاش ہم اس کے زمانے میں ہوتے۔ پس خدا کرے کہ یہ دوسرا وقت ہم اپنی آنکھوں آتا ہوا دیکھ لیں اور اس قوم پر خدا کی تقدیر اپنے فضل کے ساتھ غالب آئے۔ اپنی رحمتوں کے ساتھ غالب آئے۔ ہدایت اِن پر غلبہ پالے اور ان کے دلوں کی سب کجیاں دور ہو جائیں۔ اور وہ تقدیر ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی نہ دیکھیں۔ یعنی خدا فضل فرمائے اور ہمیں اس دکھ سے بچائے کہ اس قوم کو خدا کی تقدیر کی چکی کے اندر پستے ہوئے دیکھیں اور پارہ پارہ ہوتے ہوئے دیکھیں یہاں تک کہ صفحۂ ہستی سے اِن کا نشان مٹا دیا جائے۔ اس وقت قوم کی جو حرکتیں ہیں وہ اسی طرف جا رہی ہیں اور شدید بے چینی کے ساتھ دعا کی ضرورت ہے۔ بار بار کی نصیحتوں کے باوجود یہ لوگ باز نہیں آئے اور پشیمان نہیں ہوئے لیکن اس کے باوجود جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے۔ کچھ دبے دبے آثار پشیمانیوں کے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس لئے معاملہ بالکل یکطرفہ بھی نہیں۔ قوم میں بالعموم جب آپ کرید کر دیکھتے ہیں تو ایسے شریف النفس آدمی دکھائی دیتے ہیں جو اس بات کو اٹھانے لگ گئے ہیں۔ اپنی آواز کو دبانے کی بجائے بعض دفعہ اپنے ماحول میں یہ بات سنانے لگ گئے ہیں کہ دیکھو یہ ظلم ہو رہا ہے اور اسی ظلم کے نتیجے میں خدا ہم سے ناراض ہے۔ یہ زیادہ دیر تک بات چلنے والی نہیں۔ اور یہ آواز چھوٹے طبقوں میں بھی اٹھ رہی ہے اور دنیا کے لحاظ سے بڑے طبقوں میں بھی اٹھ رہی ہے اور صاحب اقتدار لوگوں میں بھی رفتہ رفتہ اس بات کا شعور پیدا ہو رہا ہے۔ پس اگر کوئی امید کی کرن ہے تو وہ اسی شعور میں ہے۔ اس لئے دعاؤں سے اپنی قوم کی مدد کریں کہ خدا اس شعور کی روشنی کو صبح صادق کی روشنی بنا دے جس کے بعد دن چڑھ جایا کرتا ہے۔ جس کے بعد اندھیرے اور روشنی میں پھر کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا کرتا۔ اِس طرح اس قوم پر یہ بات روشن ہو جائے کہ خدا کی ناراضگی کے نتیجے میں خود یہ اپنی قوم اور اپنے وجود کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اور اِن کی اپنی بداعمالی ہی ہے جو دراصل خدا کی ناراضگی کی صورت میں اِن پر نازل ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ اِن کو تقویٰ کے ساتھ اپنے اعمال میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ احمدیوں کو بھی اس وسیع مذہبی تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے کردار کو پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جتنا یہ ظلم اور سفاکی میں آگے بڑھتے ہیں، اتنا ہی زیادہ احمدیوں کو خدا کی ذات میں نہاں ہونے کی ضرورت ہے۔ یہی ایک علاج ہے۔ اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور جتنا یہ گند اچھالتے ہیں، اتنا ہی آپ خدا والے بننے کی کوشش کریں۔ خدا کی صفات اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ کے لئے یہ گر ہمیں سکھا دیا ہے کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں۔

ہم اپنے یارِ نہانی میں، جو دل میں بسا کرتا تھا۔ پہلے تو وہ ہمارے اندر چھپا ہوا تھا، پھر ایک ایسا وقت آیا کہ جب دشمن نے شور و شرابہ کیا تو ہم اپنے یار میں چھپ گئے۔ اور اس کے اندر غائب اور پنہاں ہو گئے۔ پس دنیا کے شور و غوغہ سے گھبرا کر اگر آپ نے دوڑنا ہے تو خدا کی طرف دوڑیں۔ اگر چھپنا ہے تو خدا کے وجود میں چھپ جائیں۔ اور جو لوگ خدا کے وجود میں چھپ جایا کرتے ہیں اُن کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ وہ لازماً غالب آیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو تقویٰ اور نیکی اور طہارت اور نیک اعمال اور خدا کی محبت میں پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دے۔

◉

منقولات

چیلنج مباہلہ کے مقابل پر مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کو دوہری شکست

آیت مباہلہ میں لعنت اللہ علی الکاذبین کے الفاظ آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کے کھلے کھلے دو جھوٹ منظر عام پر آچکے ہیں اوّل چیلنج مباہلہ پر ایک ماہ گذرنے پر اسلم قریشی کی بازیابی جبکہ منظور چنیوٹی کا دعویٰ تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور بعض دوسرے احمدیوں نے اسے قتل کیا ہے اور اگر ایسا ثابت نہ ہو تو وہ برسرعام گولی کھانے کو تیار ہیں دوم یہ کہا تھا کہ اگلے ستمبر تک جماعت احمدیہ زندہ نہیں رہے گی۔ آج ان کے یہ دونوں جھوٹ منظر عام پر آکر چیلنج مباہلہ کے شکار ہو چکے ہیں ؎

دیکھے کوئی جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔ (ایڈیٹر)

مولانا منظور احمد چنیوٹی کے دعوے کے باوجود جماعت احمدیہ زندہ ہے: رشید چوہدری

مباہلہ کے کامیاب ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقیات کے دروازے کھل گئے ہیں

لندن (پ ر) مولانا منظور احمد چنیوٹی کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے کہا کہ مولانا کا کہنا ہے کہ کسی ملک میں جماعت احمدیہ کا وجود نہیں ہے ایک ایسا جھوٹ ہے جس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ جماعت احمدیہ کے حالیہ جلسہ لندن میں کم از کم ۶۱ ممالک سے پندرہ ہزار سے زائد افراد کی شرکت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ مزید برآں گزشتہ سال کے دوران دنیا بھر میں ۶۱ ہزار سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ جہاں تک ان کے مباہلہ کے چیلنج کا معاملہ ہے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات اس کی کامیابی کا ثبوت ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ۱۳؍اکتوبر ۸۸ء کو اعلان کیا تھا کہ اگلے سال ۱۵؍ستمبر تک میں تو ہونگا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔ مگر جماعت احمدیہ ابھی تک موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا چنیوٹی کوئی ایسا ملک بتا سکتے ہیں جہاں سے احمدیت کا نام و نشان مٹ چکا ہو؟ کیا یہ مباہلہ کے پورا ہونے کا زبردست نشان نہیں پھر مولانا چنیوٹی مزید مباہلہ کی دعوت کیوں دے رہے ہیں۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ مولانا چنیوٹی نے اسلم قریشی کی گمشدگی پر بار بار یہ اعلان کیا کہ اس کے پس پردہ جماعت احمدیہ کی سازش ہے اور اپنے ان مبالغہ آمیز بیانوں میں اتنا آگے بڑھے کہ ایک روز یہ اعلان کر بیٹھے کہ مجاہد اسلام مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلہ میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے اگر ان چھ میں ملزم برآمد نہ ہو تو سر بازار گولی کھانے کو تیار رہیں"۔ (نوائے وقت لاہور ۱۸؍فروری ۱۹۸۴ء) انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد کے مباہلہ کے اعلان کے ٹھیک ایک ماہ بعد یہ شخص خود بخود برآمد ہو گیا۔

(روزنامہ نیو ملت لندن ۲۴؍اگست ۱۹۸۹ء)

بارہویں قسط

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی دردناک سرگزشت

کوئٹہ:- ایک مخالف احمدیت محمد یوسف انجینئرنگ سپروائزر کی درخواست پر مکرم عبدالمالک صاحب سٹینوگرافر، ناصر احمد قریشی ہیڈ کلرک، عبداللطیف صاحب سٹینو، چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ڈویژنل آفیسر احمدی افسران محکمہ ٹیلیفون کوئٹہ کے خلاف زیر دفعات 298/A-295-A / 505 / 153A ; 16 M.P.O 3 9/89 مقدمہ درج کیا گیا ہے یعنی حکومت کے خلاف عوام میں مذہبی اشتعال پیدا کرنا، مذہبی جذبات مجروح کرنا، وغیرہ۔ درخواست دہندہ نے کہا ہے کہ عبدالمالک سٹینو نے ایک پمفلٹ "مرزا طاہر احمد کا پیغام برموقع صد سالہ جشن تشکر" ٹیلیفون ہاؤس میں رکھے اور مسلمانوں میں تقسیم کئے۔ نیز اسے قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ لہٰذا محکمہ ٹیلیفون کوئٹہ کو مرزائیوں سے پاک کیا جائے۔

خوشاب:- مورخہ ۱۱ستمبر ۱۹۸۹ء مکرم جاوید احمد جاوید مربی سلسلہ خوشاب ضلع کے دورہ پر روانہ ہوئے جونہی وہ لاری کے اڈہ کے قریب پہنچے ختم نبوت کے غنڈوں نے انہیں گھیر کر زدوکوب کیا اور ان سے بیگ جس میں لٹریچر تھا چھین لیا۔ مربی صاحب قریب ہی تھانہ میں رپورٹ درج کرانے گئے تو پولیس نے موقع پر پہنچ کر ختم نبوت کے کارکنوں سے دریافت کیا جنہوں نے کہا کہ وہ احمدی تبلیغ کر رہا تھا اور وہ لٹریچر جو مربی صاحب سے چھینا تھا پیش کر دیا اس پر پولیس نے جماعت احمدیہ کے مربی کے خلاف مقدمہ درج کر کے حوالات میں بند کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور احمدی رانا عطاء اللہ جی ادھر سے گذر رہے تھے کہ انہی غنڈوں نے ان پر حملہ کر کے سرکاری کاغذات ان سے چھین لئے مگر بعد میں کاغذات ان کو واپس کر دئے گئے۔ جب پولیس افسر سے پوچھا گیا کہ مربی صاحب پر پرچہ کیوں درج کیا گیا ہے تو جواب ملا کہ یہ D.C کے حکم سے ہوا ہے۔

وہاڑی:- پاکستان ایئر فورس سے ایک احمدی بشارت احمد ٹیکنیشن کو نو سال کی سروس کے بعد مورخہ ۲۲؍۷؍۸۹ بغیر کوئی وجہ بتائے فارغ کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے بار بار محکمہ کے اعلیٰ افسران، صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں چٹھیاں لکھیں کہ بتایا جائے انہیں ملازمت سے کیوں فارغ کیا گیا ہے۔ مگر کسی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ آخر کار مورخہ ۵؍۹؍۸۹ ڈپٹی چیف آف دی ایئر سٹاف کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی جس میں لکھا ہے کہ چونکہ تم نے اسلام کو چھوڑ کر احمدیت اختیار کر لی ہے اس لئے تمہیں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے اور دوبارہ ملازمت پر بحال نہیں کیا جائے گا اور اس سلسلے میں تمہاری خط و کتابت بھی بے سود ہے۔

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ امۃ المعبود کا نکاح عزیز جمیل احمد صاحب قریشی آف ناروے ابن محترم خلیل احمد صاحب قریشی آف کراچی کے ہمراہ مکرم امام صاحب ڈنمارک جناب نعمت اللہ صاحب بشارت نے مورخہ ۲۰؍ستمبر بروز بدھ بعوض مبلغ ۲۵۰۰۰ کرونر (ناروجین کرنسی) مہر پڑھایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آخر پر دعا کروائی (جبکہ حضور دورہ پر وہاں تشریف لے گئے تھے) لڑکی کی طرف سے ولی کے طور پر میرے بڑے داماد مکرم سید مبشر احمد صاحب آف ... نے ایجاب و قبول کیا۔ قارئین کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے نیز عزیزہ کے ضروری کاغذات تکمیل پانے اور ڈنمارک بخیریت پہنچنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ۱۵؍روپے اعانت بدر ادا کئے گئے۔

(چوہدری محمد عبداللہ درویش قادیان)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے چوتھے سالانہ اجتماع کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

روح پرور پیغام

حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام اجتماع کے بعد تاخیر سے موصول ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ ”بدر“ تمام لجنات تک یہ روح پرور پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ تاکہ بہنیں حضور پُر نور کی قیمتی ہدایات سے کما حقہٗ استفادہ کر سکیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

میری عزیز بہنو اور بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان دارالامان میں لجنہ اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے مرکز اوّل میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو بہت بابرکت کرے اور وہ مقاصد بتمام وکمال پورے ہوں جن کی خاطر ہر سال اس قسم کے اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اس موقعہ پر حاضر ہونے والی احمدی خواتین کو اور ان کو بھی جو کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں آ سکیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ترقی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ آنے والی نسلیں ان اقدار کو قائم و دائم اور سربلند رکھنے والی ہوں جن پر اس جماعت کی بنیاد قائم ہے۔ آپ اس حقیقت کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف متوجہ ہوں۔ احمدی مائیں اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دودھ کے ساتھ کچھ اس طرح پلائیں کہ ان کے وجود کے ذرہ ذرہ میں رچ بس جائے اسلام کا سچا درد اور اس کی خاطر قربانی کا جذبہ ان کے دلوں میں موجزن کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق کی لوریاں انہیں دیں۔ انہیں عاشق قرآن اور نماز کی پابند بنائیں۔ اور یہ بات ان کے ذہنوں میں بٹھا دیں کہ ایک احمدی کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ اسلام کے سب حکموں پر دل و جان سے عمل کرنے والا ہو۔ ان کو خوب ذہن نشین کروائیں کہ اسلامی حکموں میں حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پس نوع انسان کی سچی ہمدردی بلا تمیز رنگ و نسل مذہب و ملت ان کے دلوں میں پیدا کریں اور بے لوث خدمت خلق کا جذبہ اُن کے سینوں میں بھر دیں۔ غریب اور مسکین کی سچی ہمدردی اور کمزور اور بے سہارا کی پشت پناہی کا عزم ان کو عطا کریں تاکہ آپ ایسی آنے والی نسلوں کی خوش نصیب مائیں بنیں جن کے نیک اعمال ہمیشہ آپ کے لئے بلندی درجات کا موجب بنتے رہیں۔

پس آج جب کہ ہم احمدیت کی دوسری صدی میں قدم رکھ چکے ہیں نئی صدی کی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ آنے والی نسلیں اسلامی تعلیمات سے آراستہ ہوں۔ انہیں ہر آن اور ہر مرحلہ پر دعاؤں کی عادت ہو تا اُن کے کاموں میں خدا کے فضل شامل ہوں۔ یاد رکھیں کہ تربیت اولاد آپ کی خدمات دینیہ کا ایک نمایاں پہلو ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق اور سعادت سے نوازے۔ آمین

سب کی خدمت میں میرا محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور سب ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ یا رب العالمین ٭

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

پاکستان سے وزارت اقلیت

اعتماد کو سازش قرار دے کر مظاہرے کیئے۔ راولپنڈی میں عورتوں نے بلوچستان کے چیف منسٹر نواب اکبر بگٹی اور مولانا فضل رحمان کو جوتے دکھائے اور انہیں غدار کہتے ہوئے نعرے لگائے۔ پیپلز پارٹی کے ایک لیڈر نے الزام لگایا کہ پنجاب کے ایک منسٹر نے بے نظیر کی پارٹی کے ایک ایم۔ پی۔ اے چیمہ کا اغوا کر کے اسے اپنی کوٹھی پر چھپا رکھا ہے۔ ہائی کورٹ کی ہدایت پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے کے ممبران کو اغوا کرنے کے الزامات لگائے گئے۔ جب اپوزیشن نے الزام لگایا کہ اس کے ممبران کو پارلیمنٹ ہاؤس میں آنے نہیں دیا جائے گا۔ اور ان کی حفاظت کے لئے فوج باہر متعین کیا جائے تو بے نظیر نے پولیس اور فوج کو بلا لیا۔ لگتا تھا کہ اسلام آباد ایک چھاؤنی میں بدل گیا ہے۔

اپوزیشن والے مسٹر خورشید عالم چیمہ کو لے آئے اور انہیں ایک سیٹ پر بٹھا دیا۔ مسٹر چیمہ نے اُٹھ کر سپیکر سے درخواست کی کہ اسے اپوزیشن کی قید سے رہا کرایا جائے۔ سپیکر کی ہدایت پر اُسے سرکاری بنچوں میں جگہ دی گئی۔ جب ووٹنگ ہوئی تو اپوزیشن کے ممبران پارلیمنٹ احمد عالم انور۔ غلام احمد مانیکا اور بشیر احمد نے بے نظیر کے حق میں ووٹ ڈالے۔ لالہ بھگوان داس چاولہ اور تین دوسرے اقلیتی ممبران نے تحریک کی مخالفت کی۔ مرکزی وزیر مختار اعوان گرفتاری کے اندیشہ سے اسلام آباد نہیں آئے۔

کراچی میں نوجوانوں نے مہاجروں کے علاقہ میں جلوس نکالا اور مہاجروں کے مکانات پر حملے کئے۔ دو افراد مارے گئے اور کئی زخمی ہو گئے۔ پولیس نے کچھ علاقوں میں کرفیو لگا دیا۔

تحریک عدم اعتماد ناکام ہو گئی لیکن ٹکراؤ آسانی سے ختم ہونے والا نہیں اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ کراچی اور حیدر آباد میں خون خرابہ ہوگا٭

(روزنامہ ہند سماچار ۸؍ نومبر ۱۹۸۹ء)

ضروری اعلان

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے یہ سال انتخاب کا سال ہے۔ لہٰذا مجالس ہائے انصار اللہ بھارت میں آئندہ تین سالوں یکم جنوری ۹۰ء تا ۳۱؍ دسمبر ۹۲ء کے لئے زعماء مجالس کا انتخاب کروایا جانا مقصود ہے۔

لہٰذا گزارش ہے کہ آپ اوّلین فرصت میں اپنی جماعت میں آئندہ تین سالوں کے لئے زعماء مجالس کا انتخاب کروا کر بغرض منظوری دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال فرماویں۔ اگر کسی جگہ حال ہی میں انتخاب ہو چکا ہو تو وہاں دوبارہ انتخاب کی ضرورت نہیں٭

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

کلکتہ میں آل بنگال سہ روزہ صد سالہ جشن تشکر

آل بنگال سمپوزیم جلسہ پیشوایان مذاہب و یوم سیرت النبیؐ

ذرائع ابلاغ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی عظیم المثال تشہیر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ بمعاونت مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

مرکزی صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان کے فیصلہ کے مطابق کلکتہ میں آل بنگال صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کی بابرکت تقریبات کے لئے یکم تا ۳ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ کلکتہ کے اس جشن تشکر کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ سیدنا حضور پر نور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "مذہب کے نام پر تشدد" کے عنوان پر ایک آل انڈیا سمپوزیم کے انعقاد کی بھی ہمیں منظوری مرحمت فرمائی تھی چنانچہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ سیدنا حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل تینوں روز کی تقریبات نہایت احسن رنگ میں کامیاب انعقاد پذیر ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ کا شکر تشنۂ تکمیل رہ جائیگا اگر اس امر کا اظہار نہ کیا جائے کہ احمدیت کی نئی صدی میں کلکتہ کے نئے منتخب امیر مکرم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب کی پُرعزم و پُرجوش امارت کی وجہ سے مقامی افراد جماعت میں ایک نمایاں اخلاص اور جوش و خروش پیدا ہوا ہے چنانچہ صد سالہ تقریبات کو کامیاب بنانے کے لئے ایک مقامی استقبالیہ کمیٹی اور اس کے تحت متعدد سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جس میں ذیلی تنظیمات کے تمام عہدیداران اور اراکین کو شامل کیا گیا تھا۔ اور اس طرح خدا کے فضل سے تمام کمیٹیوں نے اپنا اپنا کام نہایت اخلاص اور خوش اسلوبی سے انجام دیا اور جذبہ ایثار و اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے صد سالہ جشن کو ہر جہت سے کامیاب بنایا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

مہمانان کرام تقریبات میں

شرکت کے لئے ہماری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان معہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۹ ستمبر بروز جمعہ دن صاڑھے گیارہ بجے بذریعہ طیارہ کلکتہ وارد ہوئے۔ ہوائی مستقر پر کثیر تعداد میں احمدی احباب و مستورات پہنچے ہوئے تھے جہاں ان دونوں قابل قدر ہستیوں کا پُرتپاک استقبال کیا گیا اور ہوائی اڈا سے مسجد احمدیہ تک آپ کی کار کے آگے اور دائیں بائیں موٹر سائیکلوں پر سوار خدام اور اس کے پیچھے کاروں کا قافلہ پُرتاثیر وقار نظارہ پیش کر رہا تھا۔

اسی روز قادیان سے محترم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری تشریف لائے اور اگلے دو دنوں میں بنگلہ دیش سے مکرم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری۔ دہلی سے محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی مدراس سے مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس و مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان اور حیدرآباد سے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد و مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی تشریف لائے علاوہ ازیں بنگلہ دیش، بہار، اڑیسہ، کیرالہ، کرناٹک وغیرہ اور مغربی بنگال کی ۳۲ جماعتوں کے چھ صد کے قریب مندوبین نے شرکت کا عزاز حاصل کیا۔ ان سب کے

قیام و طعام کا نہایت عمدہ انتظام جماعت احمدیہ کلکتہ نے کیا ہوا تھا۔

تقریبات کی تشہیر اور پریس کانفرنس

دو ماہ قبل رسالہ البشریٰ کے ذریعہ تقریبات کی تمام تر تفصیلات سے بنگال کی جماعتوں کو آگاہ کر دیا گیا تھا اور ہفت روزہ بدر کے ذریعہ بھی اعلان کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح پندرہ دن قبل پانچ ہزار ہینڈ بلز شائع کروا کر کلکتہ و بنگال میں پھیلا دئے گئے اور دو ہزار نہایت دیدہ زیب دعوتی کارڈ جو سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے صد سالہ جوبلی کے بابرکت پیغام کے ساتھ کلکتہ کے ہر طبقہ مثلاً ڈاکٹرز وکلاء، پروفیسر صاحبان، تاجر پیشہ حضرات، سرکاری و غیر سرکاری افسران، ممبران اسمبلی و پارلیمنٹ، دینی مدارس و دیگر تعلیمی ادارہ جات تک پہنچائے گئے یا بذریعہ پوسٹ ارسال کئے گئے۔ نیز بڑے بڑے بینرز لکھوا کر شہر کے مختلف اہم مقامات پر آویزاں کر دئے گئے۔

اس کے علاوہ مورخہ ۲۹ ستمبر بروز سنیچر شام چار بجے مسجد احمدیہ میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں اردو، ہندی، انگریزی، بنگلہ اور پنجابی اخبارات کے قریباً دو درجن اخبارات کے نمائندوں نے شرکت کی مسلسل تین گھنٹے یہ پریس کانفرنس جاری رہی۔ پریس نمائندگان نے مختلف قسم کے سوالات کئے جن کا نہایت عمدہ رنگ میں جواب دیا گیا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت ہونے والی اس پریس کانفرنس میں معاونت کے لئے خاکسار کے علاوہ محترم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت کلکتہ مکرم سید فضل احمد صاحب سابق امیر جماعت بہار مکرم مولانا شریف احمد امینی صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان بھی موجود رہے۔ اس موقعہ کے لئے پہلے سے تیار شدہ ایک پریس ریلیز بھی جاری کی گئی چنانچہ اس کامیاب پریس کانفرنس کے نتیجہ میں اگلے روز سبھی اخبارات نے پریس ریلیز کے خلاصہ کے ساتھ سوالات اور اس کے جواب اور ہمارے اگلے تینوں روز کے پروگرام کی تفصیل بھی شائع کی۔ اور پھر تقریبات کے تینوں روز کے جلسوں کی تفصیلی رپورٹنگ جلی حروف میں شائع ہوتی رہیں۔ جب کہ کثیر الاشاعت بنگلہ اخبار آنند بازار اور روزانہ آزاد ہند، اخبار مشرق اور اقراء نے تینوں دنوں کے جلسوں کی بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ خبریں شائع کیں۔ اسی طرح ٹیلی ویژن والوں نے پہلے روز یعنی آل انڈیا سمپوزیم کے پروگرام کو ریکارڈ کرکے ۲ اکتوبر کی بنگلہ نیوز میں جلسہ کی کاروائی ٹیلی کاسٹ کی جب کہ آکاش وانی کلکتہ نے تینوں روز کے پروگرام کو باقاعدگی سے بار بار عام خبروں اور دیگر نشریات میں شامل کیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ان چند ایام میں لکھوکھا انسانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تائید الٰہی کلکتہ میں پچھلے بیس

بائیس روز سے لگاتار بارشوں کا سلسلہ جاری تھا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب کہ بارش نہ ہوئی ہو فضائے آسمان ہمیشہ ہی ابر آلود رہتی رہی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ۳۰ تاریخ سے بارشوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔ اور مسلسل چار دنوں تک خوب دھوپ رہی ۲ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کا ایک اہم جلسہ تھا اس روز بھی خاص طور پر پارک سرکس علاقہ بارش سے محفوظ رہا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سارے پروگرام نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

آل بنگال سالانہ اجتماع

[illegible]

کی طرح اس سال اسی موقعہ پر مجالس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، اور اطفال الاحمدیہ کے آل بنگال سالانہ اجتماعات بھی رکھے گئے تھے جو صد سالہ جشن تشکر کے ایک حصّہ کے طور پر مسلسل تینوں روز جاری رہے۔ اس ضمن میں کلکتہ کی مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے دینی و علمی مقابلہ جات ایک ماہ پہلے ہی کرائے جا چکے تھے تا صد سالہ تقریبات کے موقعہ پر ہمارے خدام و اطفال اپنی اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض کی انجام دہی کے لئے فارغ رہیں۔ چنانچہ ذیلی تنظیمات کے مجوزہ لائحہ عمل کے مطابق مغربی بنگال کی ۳۲ جماعتوں سے آنے ہوئے خدام انصار اور اطفال کے دینی علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ جس میں خدا کے فضل سے ہر سہ ذیلی مجالس کے تمام اراکین نے نہایت ذوق و شوق اور گہری دلچسپی سے حصّہ لیا۔ چنانچہ روزانہ باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد قرآن مجید۔ احادیث شریف اور ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا۔ بعدہٗ کچھ وقفہ میں احباب اپنے طور پر تلاوت قرآن مجید کرتے اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر سارا دن اجتماعات کے پروگرام جاری رہتے۔

اجتماعات کی افتتاحی تقریب

مورخہ یکم اکتوبر صبح ساڑھے دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت ذیلی تنظیمات کے اجتماعات کی مشترکہ افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ مکرم محمد رمضان علی صاحب صدر جماعت ہوگلہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس موقعہ پر دار التبلیغ کلکتہ کی فضا فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ پرچم کشائی کے بعد تمام احباب جماعت نے خاکسار کے ساتھ تعظیماً کھڑے ہو کر جماعت احمدیہ کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ سب سے پہلے محترم امیر جماعت کلکتہ نے تمام اراکین مجالس کو اجتماعات کے سلسلہ میں ضروری نصائح فرمائیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنے افتتاحی خطاب میں احباب جماعت کو خود اپنی اور آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جماعتی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ان ایام کو اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دعاؤں میں بسر کریں۔ اور ذکر الٰہی اور درود شریف سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں اس کے بعد آپ نے لمبی پُر سوز دُعا کرائی اور اس کے بعد سے اجتماعات کے پروگرام شروع ہو گئے ان تین دنوں میں درج ذیل دینی علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اس سال میں عام حاضری کی کثرت کے ساتھ ساتھ مقابلوں کا معیار پہلے سالوں کی نسبت خدا کے فضل سے کافی بلند رہا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ

مقابلہ حُسن اذان۔ حُسن قرأت نظم خوانی۔ اور تقریری مقابلہ و کوئیز کنٹیسٹ۔

(ورزشی مقابلے) عام دوڑیں تین ٹانگ دوڑ۔ حسابی دوڑ وغیرہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ

(دینی و علمی مقابلے) حُسن قرأت۔ نظم خوانی۔ تقریری مقابلہ۔ فی البدیہہ تقاریر۔ اور تحریری امتحان۔

(ورزشی مقابلے) فٹ بال۔ دوڑیں۔ شوٹ فٹ وغیرہ۔

مجلس انصار اللہ

(دینی و علمی مقابلے) حُسن قرأت۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ فی البدیہہ تقاریر۔ تحریری امتحان۔

(ورزشی مقابلے) میوزیکل چیئر۔ دوڑیں۔ ہنڈیا توڑنا وغیرہ۔

آل انڈیا سمپوزیم

مورخہ یکم اکتوبر بروز اتوار کلکتہ کے مشہور و معروف مرکزی لیشی ٹیوٹ دیا مندر (آئی ایم) "مذہب کے نام پر تشدد" کے عنوان پر آل انڈیا سمپوزیم منعقد کرایا گیا

مقررہ وقت سے پہلے ہی ہال حاضرین سے پُر ہو گیا۔ ہال کی گیلری میں مستورات کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ٹھیک ساڑھے چار بجے محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور دیگر مقررین و حاضرین کو استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے سمپوزیم کی کارروائی کے آغاز کا اعلان کیا۔

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیز مکرم محمد عصمت اللہ صاحب فرزند محترم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب نے کلام محمود سے نظم سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا جس کا ایک شعر یہ تھا:

عشق کی سوزش نے بڑھا جنگ کے شعلوں کو دبا
بانی بھی سب طرف بھڑک آگ بھی تو لگائے جا

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے سمپوزیم کے انعقاد کی غرض و غائیت بیان کی آپ نے فرمایا دُنیا سائنس اور ٹیکنالوجی کے ترقی یافتہ دور میں نہایت تیزی سے تباہی و بربادی کی طرف گامزن ہے دُنیا رنگ و نسل فرقہ پرستی اور اختلاف مذاہب کے نام پر فسادات سے دوچار ہے خاص کر لامذہب والوں کی طرف سے مذہب کے نام پر خونریزی اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ ایسے ماحول میں خدا تعالےٰ نے بانی جماعت احمدیہ کو مسیح و مہدی کے رنگ میں مبعوث فرمایا ہے۔ فاضل مقرر نے بانی جماعت کی امن بخش تعلیمات اور اس کے لئے جماعت احمدیہ کی امن و سلامتی کی ضامن سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سمپوزیم اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلی تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کی تھی آپ نے بتایا کہ مذہب دُنیا میں صلح و آشتی کا پیغام لے کر آیا ہے لیکن آج دُنیا نے اسی مذہب کو ظلم و تشدد کا آلۂ کار بنا لیا ہے۔ آپ نے تاریخی شواہد کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اسلام جس میں تمام مذاہب کی سچائیوں کا خلاصہ موجود ہے کے زریں اصولوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔

اس جلسے کی دوسری تقریر جناب سردار سرن سنگھ صاحب سابق چیف سیکرٹری حکومت بہار نے کی موصوف نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر امن بخش سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے بتایا کہ یہ موضوع اس زمانہ کی ایک اہم ضرورت ہے تمام مذاہب ایک ہی چشمہ سے نکلے ہیں اور ہر مذہب باہمی پیار و محبت اور اخوت کی ہی تعلیم دیتا ہے کوئی مذہب بھی آپس میں بغض و عناد کو پسند نہیں کرتا۔ مذہب کے نام پر خونریزیاں مذہب کی روح کو نہ جاننے والوں اور لامذہب لوگوں کی طرف سے اور محض خود غرضی و ذاتی منفعت کی خاطر کی جاتی ہیں۔ ایسے ماحول میں اس قسم کی کانفرنسوں اور سمپوزیم کا انعقاد بہت ضروری ہے اس موقعہ پر میں اپنی طرف سے اور کلکتہ کی سکھ تنظیموں کی طرف سے جماعت احمدیہ کو پُر خلوص مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد محترم سید فضل احمد صاحب سابق آئی جی پولیس آف بہار نے اپنی پُر جوش تقریر میں مذاہب کے درمیان منافرت پیدا کرنے والے شر پسند عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد بتایا کہ دُنیا میں جہاں کہیں بھی سیاسی اغراض کے لئے جنگیں لڑی جاتی ہیں اُن کے متعلق یہ پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ یہ جہار جانہ جنگ اسلام یا مسلمانوں کی طرف سے کی جا رہی ہے ایسی جنگیں خواہ ایران و عراق کے درمیان ہو انڈونیشیا یا ملیشیا یا کسی اور اسلامی حکومت میں سیاسی اغراض کے لئے جنگ ہو رہی ہو تو اس کی آڑ لے کر فوراً اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے حالانکہ ایسی جنگوں کا اسلام کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے بالمقابل دُنیا کے دوسرے مختلف ممالک کے درمیان بھی جنگیں لڑی

جاتی رہی ہیں اور آج بھی لڑی جارہی ہیں لیکن کوئی بھی ان جنگوں کو عیسائیت یا یہودیت یا کسی اور مذہب کے نام سے منسوب کرتے ہوئے اُسے عیسائی جنگ یا یہودی جنگ نہیں کہتے اس سلسلہ میں موصوف نے کئی ایک تاریخی مثالیں بھی پیش کیں اور فاضل مقرر نے سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کی اشاعت اور اس کے بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب کو اسلام دشمن طاقتوں نے خوب خوب اچھالا ہے جس کے نتیجہ میں خمینی صاحب کو اس کے مصنف کے قتل کا فتوٰی دینا پڑا حالانکہ اسلام اور قرآن قطعًا اس قسم کے فتوٰی کی اجازت نہیں دیتا آخر میں آپ نے اسلام کی پُر امن تعلیمات پر بھی روشنی ڈالی۔

سمپوزیم کی چوتھی تقریر بنگلہ دیش کے محترم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری نے کی آپ نے مختلف مذاہب کی مذہبی کتب کے حوالہ جات کو پیش کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا کہ ہر مذہب کی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ انسانیت کے دوست بن جاؤ۔ تمام انسان ایک آدم کی اولاد ہونے کے اعتبار سے بھائی بھائی ہیں۔ پھر کائنات کا ہر چیز انسان کی خدمت پر مامور ہے۔ اور وہ کبھی بھی مذہبی اختلاف یا رنگ و نسل کے اختلاف کی وجہ سے کسی سے امتیازی سلوک نہیں کرتی۔ انسانی جسم میں دوڑنے والا خون ایک ہی رنگ کا ہوتا ہے اگر مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے خون کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو دنیا کا بڑے سے بڑا سائنسدان اُسے جُدا نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں مذہب علیحدہ علیحدہ کیسے ہو سکتا ہے ہر مذہب کی بنیادی تعلیم خدا تعالےٰ کا عرفان اور اس کی مخلوق سے محبت و پیار پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد مکرم شہزادہ پرویز صاحب نے اپنی سریلی آواز میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف منظوم کلام پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعدہٗ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے اپنی تقریر میں گذشتہ انبیاء اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ ان کے زمانہ کے منکرین و مخالفین کی مخالفت اور ظلم و تشدد کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج پاکستان میں اسی قسم کا انسانیت سوز سلوک امن پسند جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا جارہا ہے اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے مقدس نام اور ساری انسانیت کو امان بخشنے والے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ناموس کے نام پر کیا جارہا ہے اسی طرح آپ نے اپنی تقریر میں قرآنی آیات کی روشنی میں مخالفین کے اس مکروہ الزام کی بھی تردید کی جو کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ آپ نے ثابت کیا کہ مسلمانوں کی دفاعی جنگیں سخت مجبوری کے عالم میں بنی نوع انسان کی جان و مال اور مذہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے لڑی گئیں۔ اور اسلام کبھی اور کسی صورت میں جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دیتا۔

اس کے بعد پانچویں تقریر آل انڈیا سہیتہ میلہ کے جنرل سیکرٹری جناب شری پرندہ پرشاد بھٹہ چاریہ کی تھی آپ نے فرمایا میں کسی ایک مذہب کی نمائندگی میں تقریر کرنے کے لئے حاضر نہیں ہوا کیونکہ میں تمام مذہبی کتب پر ایمان لاتا ہوں۔ کسی وقت اسلام یا قرآن کے بارے میں میرے دل میں کچھ شکوک و شبہات پائے جاتے تھے لیکن جب میں نے جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا اور بانی جماعت احمدیہ کی مقدس سیرت و سوانح کو بغور پڑھا تو میرے دل میں اسلام کے لئے ایک خاص محبت اور کشش پیدا ہو گئی چنانچہ میں نے مکمل طور پر قرآن مجید پڑھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جس طرح دیگر مذاہب نے آپس میں محبت و اخوت اور انسانی ہمدردی کی تعلیم دی ہے اس سے کہیں بڑھ کر قرآن مجید میں عالمگیر ایکتا اور رواداری کی تعلیم پائی جاتی ہے چنانچہ قرآن کی پہلی آیت میں الحمد للہ رب العالمین کہہ کر تمام دنیا کے پیدا کرنے والے رب کی طرف دعوت دی گئی ہے دوسری جگہ فرمایا وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کہ ہر قوم اور ملک میں خدا کی طرف سے نبی و رسول اور رشی منی اوتار آتے رہے ہیں اور اسی طرح تمام مذاہب کی صداقت کو تسلیم کیا اور بنی نوع کی خدمت کے معاملہ میں عدل کے مضمون سے آگے بڑھ کر احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا حکم دیا ہے موصوف نے بتایا کہ میں نے اسلام کے بارے میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھ کر بہت کچھ سیکھا ہے اور مزید سیکھنے کی خواہش ہے آخر میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی پُر امن سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں اسلام کے رنگ میں پورے طور پر رنگین اس جماعت پر مظالم ڈھائے جارہے ہیں اور کلمہ گو حقیقی مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان کے وہ لوگ جو یہ کام کر رہے ہیں خود مسلمان نہیں ہیں۔

اس کے بعد اس تقریب سعید کے مہمان خصوصی سوامی لوکیشورہ آنند جی مہاراج سیکرٹری رام کرشنا مشن انسٹی ٹیوٹ آف کلچر گول پارک کلکتہ نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب نے اپنے ماننے والوں کو اپنے خالق و مالک خدا سے محبت پیدا کرنے کی تعلیم دی ہے گویا ہر مذہب کی بنیاد محبت پر قائم ہے۔ پس جب ہر مذہب کی بنیاد محبت ہے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے کس طرح نفرت کر سکتا ہے۔ ہر کوئی اپنے طریق کے مطابق اپنے خالق سے محبت کرتا ہے۔ اس کی عبادت کرتا ہے اس میں دخل اندازی کا کسی کو کوئی حق نہیں موصوف نے مثال دے کر فرمایا کہ جب میں اپنی پسند کی چیز کھاتا ہوں اپنی پسند کا لباس پہنتا ہوں تو اسی طرح اپنی پسند کے مطابق عبادت کرنے کا بھی پورا پورا حق رکھتا ہوں۔ اگر میں مذہب کا حقیقی معنوں میں پیروکار ہوں تو مجھے چاہیئے کہ میں ساری دنیا سے محبت کروں اگر آج مذہب کے نام پر قتل و غارت ہو رہا ہے تو مذہب اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بلکہ آج مذہب پر سیاست کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ آج مذہب کو انسانی [illegible] نے اپنی خود غرضی کا آلہ کار بنایا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ آج ہمارا ملک بھی رواداری کو چھوڑ کر بہت تکلیف میں ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دوسروں پر ظلم کر کے دوسروں کے بچوں اور عورتوں پر حملہ کر کے کوئی شخص بھی خدا کی محبت حاصل نہیں کر سکتا۔ آخر میں سوامی جی نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اس محبت کے پیغام کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے میری نیک تمنائیں آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔

اور پھر آخر میں صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ سوامی جی مہاراج نے نہایت عمدہ اور دلنشین انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اسی طرح دوسرے اصحاب نے بھی بڑے اچھے ڈھنگ سے اپنے اپنے رنگ میں اس اہم مضمون پر روشنی ڈالی ہے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا کہ مذہب کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے عربی کے لحاظ سے خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے راستہ کو مذہب کہا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ راستہ خدا تعالےٰ تک پہنچ کر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ خدا تعالےٰ کی معرفت کے بعد اس کی مخلوقات کو سمجھنے اور ان کی خدمت پر جا کر ختم ہوتا ہے اس موقعہ پر آپ نے قرآنی آیت ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى… الخ کی نہایت پُر معارف تشریح فرماتے ہوئے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال اسوۂ حسنہ کو بطور ثبوت پیش فرمایا کہ کس طرح آپ اپنے خالق و مالک خدا کی محبت اور معرفت کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کے ساتھ پیار و محبت

(باقی ملاحظہ فرمائیں صد ۱۳ پر)

منقولات

پاکستان کے دن رات

از جمنا داس اختر

پاکستان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور جماعت احمدیہ پر مظالم میں جس قدر اضافہ ہو رہا ہے اسی قدر اس قوم کا باہمی ٹکراؤ اور خلفشار بھی خطرناک صورت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ نوبت بایں جا رسید کہ احمدیت کے بدترین مخالف مولانا فضل الرحمٰن اور نوابزادہ نصراللہ کی موجودگی میں پاکستان کی عورتوں نے جوتے دکھائے۔ اور ان تمام بدقسمت ملاؤں کی دعائیں تحریک عدم اعتماد کے سلسلہ میں ان کے منہ پر ماری گئیں۔ اور ایک عورت ذات نے ان کو شکست دیدی۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے پیاروں کی توہین کا نتیجہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں اس بدقسمت قوم کے ہدایت پانے کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

پاکستان کی پارلیمنٹ نے بے نظیر کی سرکار پر تحریک عدم اعتماد رد کر دی تو کراچی اور اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کے لیڈران نے اپنے مکانات پر چراغاں کیا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ ایک خوفناک طوفان آیا تھا جو ٹل گیا۔ اگر اپوزیشن کامیاب ہو جاتی تو پاکستان کا سیاسی نقشہ ہی بدل جاتا۔ نواز شریف جو یہ طوفان کھڑا کر رہا تھا اپنے ساتھیوں کو یقین دہانی کرا رہا تھا کہ نئی سرکار قائم ہوتے ہی بے نظیر۔ ان کی والدہ نصرت بھٹو اور بے نظیر کے شوہر آصف زرداری بشمول حاکم زرداری کو گرفتار کر لیا جائیگا۔ پارلیمنٹ میں متحدہ اپوزیشن کے لیڈر جناب غلام مصطفیٰ جتوئی نے تو یہ یقین کر لیا تھا کہ وہ یقیناً وزیر اعظم بن جائیں گے۔ مرکز کے ہوم سیکرٹری اور دیگر سینیئر حکام کو ہدایات دینی شروع کر دی تھیں کئی حکام کو الگ کرنے کے لئے فہرستیں تیار کی جا رہی تھیں۔ جتوئی نے تین بیانات جاری کئے جن میں واضح الفاظ میں کہا گیا کہ میں ہر حالت میں وزیر اعظم بننے والا ہوں جب مہاجر لیڈروں نے بے نظیر سے اپنا معاہدہ ختم کر کے نواز شریف سے سمجھوتہ کر لیا اور ۱۳ مہاجر ممبران پارلیمنٹ اور وزراء الگ ہو کر اپوزیشن کے لشکر کے ساتھ اسلام آباد پہنچ گئے تو نواز شریف کے حوصلے بڑھ گئے۔ بے نظیر کے ایک وزیر جناب طارق مگسی نے اپوزیشن سے تعاون کرنے کا اعلان کر دیا اور قبائلی علاقہ کے ۸ میں سے ۷ ممبران پارلیمنٹ نے بغاوت کر دی اور اپوزیشن میں چلے گئے۔ مرکز کے ایک وزیر مملکت اور پہلوان کو قتل کے الزام میں گرفتار کرنے کے لئے پنجاب پولیس نے وارنٹ جاری کر رکھے تھے دھمکی دی گئی کہ جب وہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے اسلام آباد آئیں گے تو ہوائی جہاز سے اترتے ہی انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ پیپلز پارٹی کے ایک پنجابی ایم پی اے عاشق ڈوگر کے بھائی سردار ذوالفقار کو گرفتار کر لیا گیا تاکہ وہ اپنے بھائی پر اپوزیشن کی حمایت کے لئے دباؤ ڈالے۔ پنجاب میں تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ پیپلز پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ کو اسلام آباد کے نزدیک کوہ مری کے تین ہوٹلوں میں رکھیں ان ہوٹلوں کو سرکاری ہدایت پر خالی کرا لیا گیا تھا۔ ہوٹلوں کو جانے والے راستوں پر مسلح پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا حکم جاری کیا گیا کہ کسی بھی شخص کو چیف منسٹر کی اجازت لئے بغیر آنے نہ دیا جائے پنجاب کے سابق گورنر مصطفیٰ کھر کا بھائی ایک ایم پی اے سے ملنے گیا تو پولیس نے روک لیا۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کی سرحد پر یہ حالت تھی کہ ایک طرف پنجاب پولیس نے ناکہ بندی کی ہوئی تھی اور دوسری طرف اس کے سامنے ہی اسلام آباد کی پولیس کھڑی تھی۔ دونوں نے سٹینگنیں تانی ہوئی تھیں اور اگر کوئی شخص اس راستہ سے گذرنا چاہتا تو دونوں چوکیوں پر اس کی چیکنگ کی جاتی۔

بھارت سے نجات حاصل کرنے کا دعویٰ

نواز شریف کے گروپ کی طرف سے بے نظیر کے خلاف زور شور سے پروپیگنڈہ شروع کیا گیا۔ ۷ اکتوبر کو لاہور کے اخبارات میں ضلع کونسل کی طرف سے ایک اشتہار شائع کرایا گیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جمہوریت اور پاکستان کی حفاظت کے لئے اور بھارت کے غلبہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی حمایت کے لئے اللہ کے سپاہیو! پاکستان پر مر مٹنے والو اور جمہوریت کے شیدائیو! کا روح پرور نظارہ نماز جمعہ کے بعد دربار سے نکل کر شہیدوں کی مسجد تک جائے گا۔ اور رنگیل چوک میں اجتماعی دعا کی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ مطلب یہ کہ اپوزیشن در حقیقت پاکستان کو بھارت سے بچانے کے لئے تحریک عدم اعتماد پاس کرانا چاہتی ہے۔ اس دعوے کی تصدیق کرنے کے لئے چیف منسٹر نواز شریف نے ایک بیان میں کہا کہ بے نظیر نے پاکستان کو بھارت کی کالونی بنا دیا ہے۔ اس کی منظوری سے بھارت کشمیر میں جہلم دریا پر ایک باندھ بنا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پنجاب کی ندیوں کو پانی نہیں ملے گا اور پنجاب ریگستان بن جائے گا۔ جنگ کی حالت میں بھارت اس کا پانی چھوڑ دیگا۔ اس سے پنجاب میں تباہی خیز سیلاب آ جائے گا۔ پنجاب سمندر بن جائے گا تمام آبادی ڈوب جائے گی اس لئے ہم بے نظیر کی سرکار کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حافظ ہے۔ مولانا فتح محمد ایم پی اے نے کہا کہ بے نظیر پاکستان کو بھارت کا غلام بنا رہی ہے۔ اس کی خارجہ پالیسی پر راجیو گاندھی کا کنٹرول ہے۔ یہ صورت حال پاکستان اور اسلام کے لئے خطرناک ہے۔ بریگیڈیئر شفیع نے کہا کہ پاکستان کی ایکتا کی حفاظت کے لئے کشمیر پر قبضہ کرنا ضروری ہے اور ہم بے نظیر کی سرکار کا خاتمہ کر کے بھارت کے خلاف جہاد کر کے کشمیر کو پاکستان میں ملا لیں گے۔ صرف بے نظیر ہی جہاد میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا کہ بے نظیر کی سرکار اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اسلام آباد کی ایشیائی کھیلوں میں مسلمان لڑکیوں نے شمولیت کی جو کہ اسلام کی رو سے حرام ہے۔ پارٹیوں نے ہماری لڑکیوں کے اعضا دیکھے یہ بے حیائی ہے۔ ہم اسے برداشت نہیں کر سکیں۔ جماعت اسلامی کی قیادت میں مولویوں نے لاہور سے کاروں پر اسلام آباد تک لانگ مارچ کیا اور مطالبہ کیا کہ مسلم لڑکیوں کو کھیلوں میں شامل کرنے کی ہدایت کینسل کر دی جائے۔ یہ فتویٰ دیا گیا کہ کھیلوں سے پہلے مشعل لے کر مارچ کرنا ہندوؤں کی روایت ہے۔ یہ در حقیقت آگ کی عبادت ہے۔ بے نظیر ہندوؤں کی روایات کو مسلمانوں پر ٹھونسنا چاہتی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اس طرح کی حرکتوں کے نتیجہ میں اللہ کا قہر نازل ہوگا اور تباہی آئے گی۔ اسلام کے شیدائی اپنی زندگیاں قربان کر دیں گے۔ لیکن ایسی حرکات نہیں کرنے دیں گے۔

لاہور اور راولپنڈی میں کچھ ملاؤں نے اسی سوال پر مظاہرہ کیا۔ چوہدری نذیر احمد نے کہا کہ بے نظیر کی پارٹی راجیو کی ایجنٹ ہے۔ اس کی حمایت کرنا اسلام سے غداری کرنا ہے۔ شیخ رشید احمد نے کہا کہ ہم در حقیقت بھارتیہ غلبہ کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ اگر بے نظیر نے ہار جانے کے بعد پارلیمنٹ سے باہر کوئی آندولن کیا تو پاکستان میں خانہ جنگی ہو جائے گی۔

نواز شریف نے الزام لگایا کہ ممبران پارلیمنٹ کو خریدنے کے لئے بے نظیر نے انٹیلی جینس کے خفیہ فنڈ سے کروڑوں روپے نکلوا لئے ہیں اور پیپلز پارٹی کا ۱۳ ارب روپیہ اپنے حامیوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے۔

خبریں شائع کرائی گئیں کہ اپوزیشن کے لیڈر جتوئی کو قتل کرنے کے لئے ان کی کوٹھی پر دو مرتبہ حملہ کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔ کراچی میں مہاجر لیڈروں پر حملے کی خبریں شائع ہوئیں لیکن کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔ البتہ روزنامہ جنگ اور نوائے وقت کے دفاتر پر حملے ہوئے۔ کراچی میں مہاجرین کے علاقوں میں گولیاں چلیں۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ سندھ کی مختلف سیاسی پارٹیوں نے پنجاب کے چیف منسٹر نواز شریف سے مہاجروں کے سمجھوتہ کی مذمت کی اور کہا کہ یہ سندھ کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے۔

سندھ اسمبلی میں ایک ممبر رحیم عیسیٰ جمالی نے کہا کہ مہاجر ہمارے دروں پر حملے کر رہے ہیں۔ وہ باز آ جائیں ورنہ ہم ان کے پیٹ چاک کر دیں گے۔ اسلام آباد، راولپنڈی اور لاہور میں بے نظیر کے حامیوں نے تحریک عدم

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دیں۔

وصیت نمبر ۱۸۶۵ ۔۔۔ مَیں امۃ المنان شمیم زوجہ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰/-
۲۔ زیور طلائی۔ کانٹے ایک جوڑی ۵ گرام انگوٹھی ۲ عدد ۶ گرام کل وزن ۱۱ گرام موجودہ قیمت	۳۳۰۰/-
۳۔ زیور نقرئی۔ پازیب ایک جوڑی ۲۰ گرام ایک ہار ۲۰ گرام۔ ایک ہار رنگ والا جس میں اندازاً ۱۰ گرام نقری ہوگی۔ کل ۵۰ گرام موجودہ قیمت	۳۰۰/-
کل میزان	۸۶۰۰/-

مَیں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار بعیب خرچ ملتے ہیں۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست (جو بھی ہو گی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اس کے بعد اگر مَیں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
سفیر احمد شمیم خاوند موصیہ — امۃ المنان شمیم — منظور احمد ناصر

وصیت نمبر ۱۸۶۶ ۔۔۔ مَیں مبارک احمد ننگلی ولد مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ مَیں اس وقت طالب علم ہوں۔ میرا گزارہ والدین کی آمد پر ہے۔ فی الحال ان کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ ۵۰/ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
مظفر احمد فضل — مبارک احمد — منظور احمد گجراتی

وصیت نمبر ۱۸۶۷ ۔۔۔ مَیں منصور احمد گجراتی ولد مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قوم ڈرائیور پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ مَیں اس وقت طالب علم ہوں۔ میرا گزارہ والدین کی آمد پر ہے۔ فی الحال ان کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ پچاس روپے ماہوار ملتے ہیں مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
مظفر احمد فضل — منصور احمد گجراتی — منظور احمد گجراتی

وصیت نمبر ۱۸۶۸ ۔۔۔ مَیں مہتاب احمد امروہی ولد مکرم خورشید احمد صاحب قوم شیخ انصاری۔ پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خاکسار کے والد محترم ناحیات ہیں اس لئے فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں مَیں ایک چھوٹی سی کپڑے کی دکان کرتا ہوں اس سے مجھے ماہوار آمد مبلغ ایک ہزار روپے ہو تی ہے۔ مَیں تازیست جو بھی ماہوار آمد ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد مَیں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
بشیر احمد گھٹیالیاں — مہتاب احمد — سرفراز احمد ہاشمی

بقیہ صفحہ ۱۱ ۔ اور بنی نوع کی خدمت اور بہی ہمدردی کیلئے ہر وقت بے قرار رہتے تھے اور جب رات ہو جاتی تو مخلوق خدا کی بہتری اور نجات کیلئے آپکی بیقراری دل سوز دعاؤں اور گریہ و زاری میں تبدیل ہو جایا کرتی آنموصوف نے اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات بھی بطور مثال پیش فرمائے اور آخر میں فرمایا کہ مذہب کے نام پر قتل و غارت اور خونریزی کے واقعات جو آئے دن ہوتے ہیں اس کا حقیقی علاج بھی مذہب ہی کے ذریعہ ممکن ہے چنانچہ خدا کی طرف سے مختلف زمانوں اور علاقوں میں جو انبیاء رشی منی اوتار آتے رہے ان سب نے سب سے پہلے خدا کو پایا اور اس کی معرفت حاصل کی اور اس کے بعد اس کی مخلوقات کی خدمت پر آمادہ ہوئے چنانچہ اس زمانہ میں بھی بانی جماعت احمدیہ نے اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر آپ کی غلامی میں خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا اور اس کی معرفت کے حصول کے بعد مخلوق خدا کی محبت و ہمدردی کے پیغامبر بنکر مسیح موعود کا لقب پایا اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب ساری دنیا مذہب کی حقیقت کو سمجھ کر اور اس کے اصولوں کو اپنا کر امن کا گہوارہ بن جائے۔ اس کے بعد مکرم میاں محمد شفیق صاحب سہگل نائب امیر جماعت کلکتہ نے مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد ساڑھے سات بجے جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوئی۔

(باقی آئندہ)

پروگرام دورہ مکرم محمود احمد ملکانہ نمائندہ تحریک جدید برائے علاقہ پونچھ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہاد کبیر اور صدقہ جاریہ ہے تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ ادب و احترام کے ساتھ زندہ رہے گا۔ اضافہ و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ احباب جماعت عہدیداران جماعت۔ مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ مخلصانہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	[illegible]	—	۶ 11/89
جموں	۶ 11/89	۱	۷ 11/89
پونچھ	۷ 11/89	۱	۸ 11/89
بڈھالوں	۸	۱	۹
چارکوٹ	۹	۳	۱۲
کالابن / لوہارکہ	۱۲	۲	۱۴
سلوہ / گورسائی / پٹھانہ تیر	۱۴	۲	۱۶
پونچھ شیڈرڈ / درہ دلیاں	۱۶ 11/89	۲	۱۸ 11/89
منکوٹ	۱۸	۱	۱۹
چھوڑنگا	۱۹	۱	۲۰
ہموساں	۲۰	۱	۲۱
جتوں	۲۱	۱	۲۲
قادیان			

ولادت

مورخہ ۲۶ر ستمبر ۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرہانہ ارم تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم سید منظور احمد صاحب عاملی درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد شریف صاحب آف سکندرآباد کی نواسی ہے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید سہیل احمد قادیان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری - نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۴۲۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)
AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS 600004
PHONE NO 76360 / 74350
آٹو ونگس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
منجانب: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید لیدر مارٹ - صالح پور کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
الیس اللہ بکاف عبدہ
بالی پوپیمز کلکتہ - ۴۶
۴۳ - ۷۰۲۸ - ۵۱۳۷ - ۵۲۰۷

درخواست ہائے دُعا

● ــــ خاکسار کے والدِ بزرگوار محترم مرزا منور احمد صاحب درویش ایم۔ اے۔ دل کے حملہ کے بعد تاحال تین ماہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ اُن کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ (خاکسار حافظ مرزا مظہر احمد قادیان)

● ــــ مکرم ڈاکٹر شمیم صاحب آرہ سے صدقہ اور اعانتِ بدر میں ۲۵+۲۵ روپے بھجواتے ہوئے اپنی بیٹی ڈاکٹر نشاط شمیم مقیم کنگس لِن کی رُوحانی و جسمانی ترقیات اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

● ــــ امجد احمد صاحب فرینکفورٹ اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنے کاروبار میں برکت کے لئے دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہیں۔

● ــــ بشیر الٰہی خاں صاحب لکھتے ہیں کہ میرے بھائی عطاء الٰہی خاں اپنے کاروبار میں برکت اور بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● ــــ مکرم شیخ شعبان صاحب پٹھان کیرنگ سے بیس روپے اعانتِ بدر میں ارسال کر کے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بھتیجی سخت بیمار رہی ہے اس کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6, LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA – 700073.
PH. – 275475.
RESI:- 273903.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE NO. 279203
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

ارشادِ نبوی ؐ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا، تو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!

ــــ محتاجِ دُعا ــــ

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS (ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE. 6348179 RESI. 6289380
BOMBAY
PIN. 400099.

اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

(عملوں کا دارومدار انجام پر ہے) (حدیثِ نبوی ؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES SIZES,
FIRE WOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN FURNITURE
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM
(KERALA)

ختمِ نبوّت

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مَیں اُس کے رسولؐ پر دِلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوّت ختم نہیں یعنی وہ نبوّت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدی نبوّت ہے۔ یعنی اُس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔" (چشمۂ معرفت ص ۳۲۴)

بعینہٖ یہی نظریہ قطب الاقطاب امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے بیان فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ جلد اوّل مکتوب نمبر ۳۰۱ ص ۴۳۲)

طالبانِ دُعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔

پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE - 560002.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS,
SHOE MARKET NAYA PUL, HYDERABAD - 500002
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر:- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشنڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پیٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریے!

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز:- 28-5222 / 28-1652

AUTO TRADERS, 16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

۱۶۔ مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!